بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوہ فتح مکہ کے حوالہ سے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 04 جولائی 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: فتح مکہ کے ضمن میں مکے میں داخل ہونے کے حالات کا ذکر گذشتہ خطبے میں ہوا تھا۔ اس کی مزید تفصیل اس طرح ہے، ابنِ اسحٰق نے لکھا ہے کہ ابوسفیان خدا تعالیٰ کے لشکروں کا مشاہدہ کرکے واپس پہنچ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سبز پوش دستے کے ساتھ آئے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ آپؐ اپنی اونٹنی قصواء پر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت اسید بن حضیرؓ کے درمیان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سورت فتح پڑھ رہے تھے۔ جب آپؐ مکے میں داخل ہوئے تو لوگ آپؐ کی زیارت کے لیے آئے، عاجزی کی وجہ سے آپؐ کا سر اپنی اونٹنی کے کجاوے کو چھو رہا تھا۔ آپؐ نے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھ رکھا تھا، آپؐ کا پرچم بھی سیاہ تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ کلمات فرمارہے تھے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ الۡعَیۡشَ عَیۡشُ الۡاٰخِرَۃِ اے اللہ! یقیناً اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ عدل و انصاف کا ایک اور پہلو یہ تھا کہ آپؐ نے اپنے پیچھے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہؓ کے بیٹے اسامہ بن زیدؓ کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپؐ ۲۰؍ رمضان المبارک کو مکے میں داخل ہوئے، اس وقت سورج کچھ بلند ہو چکا تھا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ علو جو خدا تعالیٰ کے خاص بندوں کو دیا جاتا ہے وہ انکسار کے رنگ میں ہوتا ہے اور شیطان کا علو استکبار سے ملا ہوا تھا۔ دیکھو! ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکے کو فتح کیا تو آپ نے اسی طرح اپنا سر جھکایا اور سجدہ کیا جس طرح پر اُن مصائب اور مشکلات کے دنوں میں جھکاتے اور سجدے کرتے تھے جب اسی مکے میں آپ کی ہر طرح سے مخالفت کی جاتی اور دکھ دیا جاتا تھا۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ مَیں کس حالت میں یہاں سے گیا تھا اور کس حالت میں اب آیا ہوں تو آپؐ کا دل خدا تعالیٰ کے شکر سے بھر گیا اور آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ کیا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جب آپؐ مکے میں داخل ہوئے تو لوگوں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپؐ کہاں ٹھہریں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا بھی ہے؟ یعنی میرے عزیز و اقارب نے میری تمام جائیداد بیچ کھائی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے۔ یہ مکے کا ایک میدان تھا جہاں قریش اور بنی کنانہ نے مل کر قسمیں کھائی تھیں کہ جب تک بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب محمد (رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو پکڑ کر ہمارے حوالے نہ کر دیں اور اُن کا ساتھ نہ چھوڑ دیں ہم ان کے ساتھ نہ شادی بیاہ کریں گے اور نہ خرید و فروخت کریں گے۔

آپؐ دن کا کچھ حصہ اپنے خیمے میں قیام پذیر رہے پھر آپؐ نے اپنی اونٹنی قصواء کو منگوایا اور آپؐ ہتھیار لے کر اور خود پہن کر اونٹنی پر سوار ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ تھے اور آپؐ ان کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جب مکے میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے ارد گرد ۳۶۰/ بت نصب تھے۔ ہبل ان میں سب سے بڑا بت تھا۔ آپؐ کے ہاتھ میں کمان تھی۔ آپؐ جب کسی بت کے پاس سے گزرتے تو بت کی آنکھ میں اپنی کمان مارتے اور فرماتے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ یعنی حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا اور یقیناً باطل تو بھاگنے کے لیے ہی ہے۔

آپؐ خانہ کعبہ کے پاس پہنچ گئے اور اسے دیکھا، پھر آپؐ اپنی سواری کے ساتھ آگے بڑھے اور اپنی چھڑی کے ساتھ حجرِ اسود کو چھوا اور اللہ اکبر کہا۔ مسلمانوں نے بھی نعرہ تکبیر لگائے یہاں تک کہ مکہ کی فضا نعرہ تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی اور آپؐ نے صحابہؓ کو روکا۔ کفار پہاڑوں پر سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ آپؐ نے بیت اللہ کا طواف کیا حضرت محمد بن مسلمہؓ نے آپؐ کی اونٹنی کی نکیل پکڑی ہوئی تھی۔ آپؐ اپنی سواری سے اتر آئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عمر بن خطابؓ کو حکم دیا کہ وہ خانہ کعبہ میں جائیں اور اس میں موجود ہر تصویر کو مٹا دیں۔ جب تک خانہ کعبہ سے ہر تصویر مٹا نہ دی گئی آپؐ اس میں داخل نہیں ہوئے۔ آپؐ مقامِ ابراہیم پر آئے اور دو رکعت ادا کیں۔ پھر آپؐ زم زم کے پاس تشریف لے گئے حضرت عباس بن عبد المطلبؓ یا حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلبؓ نے ایک ڈول آپؐ کے لیے نکالا۔ آپؐ نے اس پانی کو پیا اور اس سے وضو کیا۔

صحابہؓ جلدی جلدی آپؐ کے وضو کا پانی اپنی ہتھیلیوں پر لینے لگے۔ صحابہؓ وہ پانی اپنے چہروں پر ڈال رہے تھے۔ کفار یہ منظر دیکھ رہے تھے وہ متعجب ہو کر کہنے لگے ہم نے اتنے بڑے بادشاہ کے بارے میں نہ سنا ہے اور نہ دیکھا ہے۔

جب ہبل بت کو گرایا گیا تو حضرت زبیر بن العوامؓ نے ابو سفیان سے کہا کہ ہبل کو گرادیا گیا۔ تم احد کے دن ہبل کا نام لے کر بڑے غرور سے دعوے کر رہے تھے۔ ابو سفیان نے کہا اے ابن عوام! اب ان باتوں کو جانے دو کیونکہ مَیں نے جان لیا ہے کہ اگر محمد (ﷺ) کے خدا کے سوا بھی کوئی معبود ہوتا تو وہ نہ ہوتا جو آج ہوا ہے۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ خانہ کعبہ کے ایک کونے میں بیٹھ گئے اور لوگ آپؐ کے ارد گرد جمع تھے۔ حضرت ابو بکرؓ اس موقعے پر تلوار سونتے آپؐ کے ساتھ کھڑے تھے۔ حضور ﷺ نے عثمان بن طلحہؓ کو بلایا اور فرمایا کہ میرے پاس خانہ کعبہ کی چابی لاؤ۔ وہ اپنی والدہ کے پاس گئے تو اس نے چابی دینے سے انکار کر دیا حضرت عثمان بن طلحہؓ نے اسے کہا کہ اگر تم چابی نہیں دو گی تو یہ تلوار میری پیٹھ کے آر پار ہو گی۔ بہر حال ان کی والدہ نے چابی دے دی۔ وہ چابی لے کر آنحضرت ﷺ کے پاس آئے تو آپؐ نے چابی انہیں واپس دے دی اور انہوں نے دروازہ کھولا۔ آنحضرت ﷺ اسامہ بن زیدؓ اور بلال بن رباحؓ کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے۔ خانہ کعبہ کا کلید بردار عثمان بن طلحہؓ بھی ساتھ تھا۔ آپؐ نے کعبہ کا دروازہ بند کر دیا اور دیر تک اندر رہے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ بات بحضورِ دل یاد رکھو کہ جیسے بیت اللہ میں حجرِ اسود پڑا ہوا ہے اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔ بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا کہ کفار نے وہاں بت رکھ دیے تھے، ممکن تھا کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ نہ آتا مگر نہیں! اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا۔ قلبِ انسانی بھی ایک حجرِ اسود کی طرح ہے اور اس کا سینہ بھی بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ماسوا اللہ کے، خیالات وہ بت ہیں جو اس کعبے میں رکھے گئے ہیں۔ مکہ معظمہ کے بتوں کا قلع قمع اس وقت ہوا تھا جب ہمارے رسول کریم دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جا پڑے تھے اور مکہ فتح ہو گیا تھا۔ ان دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح پر ملائکہ کا ہی درجہ رکھتے ہیں کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ اسی طرح پر انسانی قویٰ کا یہ خاصہ ہے کہ جو حکم انہیں دیا جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔

فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے قریش سے فرمایا کہ اے قریش! تم کیا خیال کرتے ہو کہ مَیں تم سے کیا سلوک کروں گا۔ قریش نے کہا آپ جو کچھ کریں گے بہتر کریں گے، آپ معزز بھائی اور معزز بھائی کے بیٹے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ لوگ عام معافی کا اعلان سن کر اس طرح نکلے جیسے اُسی وقت قبروں سے نکلے ہوں اور انہوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ... تمام کفار گرفتار کرکے آپؐ کے سامنے پیش کیے گئے تو کفار نے خود اپنے منہ سے اس وقت اقرار کیا کہ ہم بباعث اپنے سخت جرائم کے واجب القتل ہیں اور اپنے تئیں آپ کے رحم کے سپرد کرتے ہیں تو آپؐ نے سب کو بخش دیا۔ حضور علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ: حالانکہ اگر ان کو سزا دی جاتی تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا مگر آپ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم کا نمونہ دکھایا۔ یہ وہ امور تھے کہ علاوہ معجزات کے صحابہ پر مؤثر ہوئے تھے اس لئے آپ اسم بامسمی محمد ہو گئے تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ جب تک انسان اس قسم کے اخلاق اپنے اندر پیدا نہیں کرتا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم ﷺ کے اخلاق اور طرز عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بنالے۔ اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد۔

حضور نے فرمایا آئندہ باقی قصے بعد میں بیان کروں گا۔

آخر پر حضورِ انور نے سیدہ لبنیٰ احمد صاحبہ اہلیہ سید مولود احمد صاحب کا ذکر خیر فرمایا جو صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ اور سید داؤد مظفر شاہ صاحب کی بہو تھیں۔ فرمایا ان کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھایا تھا اور نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ازدواجی رشتے درخت کے پیوند کی مانند ہوتے ہیں جنہیں شروع میں بڑا سنبھال کر رکھنا پڑتا ہے۔ قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق اس پیوند کو قول سدید کے دھاگوں سے باندھنا پڑتا ہے تب جا کر اس کی حفاظت ہوتی ہے اور اس کی ذمہ داری نہ صرف میاں اور بیوی پر بلکہ ان کے خاندانوں پر ان کے ماحول پر بلکہ ان کے دوستوں پر بھی عائد ہوتی ہے کیونکہ بہت سی خرابیاں بدظنیوں کے نتیجہ میں یا چغلیوں کے نتیجہ میں یا بے صبری کے نتیجہ میں یا طیش کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کو روکنے کے لئے قول سدید ایک بہت ہی مضبوط دھاگا ہے۔

حضور انور ایدہٗ اللہ نے فرمایا میں کہہ سکتا ہوں کیونکہ رشتہ داری بھی تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ان الفاظ کو محترمہ لبنیٰ صاحبہ نے اپنے رشتوں کے حق میں نبھانے کی سنبھالنے کی کوشش کی۔

حضور نے فرمایا یہ میری اہلیہ کی بھابھی بھی تھیں۔ اسی طرح حضور انور نے مکرمہ نازمون بی بی زبیر صاحبہ اہلیہ محمد شفیع زبیر صاحب آف جرمنی کا بھی ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور ہر دو کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا کی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔